REGD L 5254

242

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشآء ؕ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل لاہور

یوم چہارشنبہ

فی پرچہ ۱/-

جلد ۳ | ۱۶ / امان ۱۳۲۸ ہش مطابق ۱۶ / مارچ ۱۹۴۹ء | نمبر ۶۲

اخبارِ احمدیہ

لاہور ۱۵ / مارچ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

—— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

محترم نواب عبد اللہ خانصاحب کی علالت

مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ محترم نواب صاحب کو ابھی تک ضعف بہت ہے۔ آج بخار خدا تعالیٰ کے فضل سے کچھ کم ہے۔ دل اور خون کے دباؤ کی حالت وہی ہے۔ بلکہ خون کا دباؤ چند دنوں سے کچھ کم ہو گیا ہے۔ لہٰذا احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص طور پر درخواست ہے۔ کہ محترم نواب صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ اور اگر ہو سکے۔ تو اپنی اپنی جگہوں پر اجتماعی دعاؤں کا بھی انتظام فرمادیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب کی علالت

مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب کا ایک پاؤں کاٹنے کا ڈاکٹروں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ اور کل صبح ان کا اپریشن ہے۔ لہٰذا احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ خاص طور پر ان کے لئے دعا جاری رکھیں۔

(خاکسار مرزا منور احمد)

سرحد اسمبلی کے سات لیگی ارکان حزب مخالف میں شامل ہو گئے

جاگیرداری سسٹم اڑانے کے فیصلہ پر احتجاج

پشاور ۱۵ / مارچ۔ آج صبح سرحد اسمبلی کے اجلاس میں سپیکر نے سات ارکان کا ایک مکتوب پڑھ کر سنایا۔ جس میں انہوں نے جاگیرداری کو اڑانے کے متعلق حکومت کی پالیسی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے یہ مطالبہ کیا تھا کہ بحیثیت مسلم لیگی ان کا درجہ قائم رکھتے ہوئے ان کے لئے علیحدہ نشستوں کا انتظام کیا جائے۔ یہ سات ارکان جاگیردار طبقہ کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اور ان میں ٹانک کے نواب قطب الدین مجلس دستور ساز کے رکن اسد اللہ جان اور ڈکوڑی کے پیر عبد اللطیف بھی شامل ہیں۔

سپیکر نے اپنی پوزیشن واضح کرتے ہوئے کہا۔ چونکہ یہ سات رکنی حکومت کی پارٹی کے بعد دوسرا سب سے بڑا گروہ ہے۔ اس لئے انہیں حزب مخالف کی سیٹوں پر بیٹھنا چاہیئے۔ ساتوں ارکان اس فیصلہ کے خلاف بطور احتجاج واک آوٹ کر گئے۔ بعد میں انہوں نے ایک مشترکہ بیان میں اعلان کیا۔ کہ وہ سپیکر کے فیصلہ کو تسلیم کرتے ہوئے اب حزب مخالف کی سیٹوں پر بیٹھا کریں گے۔

وزیر اعظم نے ایک بیان میں ان کے اس فیصلہ پر اظہار افسوس کیا۔ اور کہا۔ کہ چونکہ صوبے کی بہت بڑی اکثریت کے علاوہ خود صوبہ مسلم لیگ بھی جاگیرداری کو توڑنے کا مطالبہ کر چکی ہے۔ اس لئے وہ بہرحال اس مطالبہ کو عملی جامہ پہنائیں گے۔

"اب کسی ایک شخص کو قتل کر دینے سے پاکستان کو خطرے میں نہیں ڈالا جا سکتا"

سرخ پوشوں کی سازش قتل کے متعلق وزیر اعظم سرحد کا بیان

پشاور ۱۵ / مارچ۔ آج صبح سرحد اسمبلی کے اجلاس میں خان عبد القیوم خاں وزیر اعظم نے سرخپوشوں کی اس خطرناک سازش کا تفصیلاً ذکر کیا۔ جس کے ماتحت وہ وزیر اعظم کو قتل کرنے اور کشمیر کے الحاق پاکستان میں رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس سلسلے میں آپ نے دو خطوط کے اقتباس پڑھ کر سنائے۔ جن سے سازش کی ابتدا اور اس کی تفصیل پر روشنی پڑتی تھی۔ آپ نے مصلحتاً بعض خطوط لکھنے والوں کے ناموں کو سردست پوشیدہ رکھا۔

وزیر اعظم نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ پاکستان ایک زندہ حقیقت ہے۔ اب کسی ایک شخص کے قتل کرنے سے خواہ وہ کتنا ہی اثر و رسوخ رکھنے والا ہو۔ پاکستان کو خطرے میں نہیں ڈالا جا سکتا۔ یہ بڑے افسوس کا مقام ہے۔ کہ وہ لوگ جو پاکستان کے ساتھ اپنی وفاداری کا دم بھرتے تھے وہ ملک کو نقصان پہنچانے کے لئے باہر سے روپیہ منگواتے رہے۔ اور ایسی اطلاعات دشمن تک پہنچاتے رہے۔ جو ملکی مفاد کے لئے حد درجہ خطرناک تھیں۔ اس سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ اس سازش میں شریک ہونے والوں میں اسی ایوان کا ایک رکن بھی شامل تھا۔ آپ نے کہا۔ یہی وہ لوگ ہیں۔ جو ایک عرصہ سے بعض لیگی ارکان اسمبلی پر زور دے رہے تھے۔ کہ وہ مخالف گروپ قائم کر کے وزارت کو توڑنے کی کوشش کریں۔

وزیر اعظم نے سرخپوش لیڈروں کو یقین دلایا۔ کہ انہیں صفائی پیش کرنے کے لئے پوری پوری سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔

احمدیت کی مقبولیت

ایران کی ایک وادی میں اکثر احباب جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے

الفضل میں چند دن ہوئے۔ یہ خبر شائع کی گئی تھی۔ کہ ایران کے ایک بڑے عالم احمدی ہو گئے ہیں۔ وہ چونکہ ایک جماعت کے لیڈر ہیں۔ اس لئے یہ امید ظاہر کی گئی تھی۔ کہ ان کے مریدوں میں سے بھی بہت سے احمدی ہونے کی امید ہے۔ الحمد للہ کہ آج دوسری تار سے یہ خوشخبری ملی ہے۔ کہ اس وادی کے اکثر احباب احمدی ہو گئے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ مضبوطی سے ایران میں قائم ہو گئی ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ یہ جماعت سنیوں میں سے ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ شیعوں میں سے بھی جلد ایک جماعت احمدیوں کی بنا دے۔ اللّٰھم آمین۔

مغربی پنجاب میں کاٹن کنٹرول ایکٹ کا نفاذ

لاہور ۱۵ / مارچ۔ حکومت مغربی پنجاب نے کاٹن کنٹرول ایکٹ نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو بہت جلد نافذ العمل ہو گا۔ اس ایکٹ کے مطابق موزوں رقبہ جات میں صرف مطلوبہ قسم کی روئی کاشت کی جائے گی اور مقررہ درجوں اور نوعیت کی کپاس کو اوٹ کر اس کی علیحدہ علیحدہ گانٹھیں باندھی جائیں گی۔ مغربی پنجاب کی کپاس خالص بنانے کے لئے یہ تدبیر عمل میں لائی گئی ہے۔ بیرونی ممالک سے جو پاک پنجاب کی کپاس کے بڑے بیدار ہیں۔ کپاس میں بتدریج خرابی سے متعلق شکایات موصول ہوئی ہیں۔ اگر یہی صورت حال جاری رہی۔ تو اس کی گھٹ جانے سے قیمتوں میں کمی کی وجہ سے کپاس کاشت کرنے والوں کو معاشی نقصان پہنچے گا۔ اسی چیز کے سدباب اور بیرونی ممالک میں پاکستانی کپاس کی شہرت کے تحفظ کے لئے حکومت یہ اقدام اٹھانے پر مجبور ہوئی ہے۔

اطلاعات کی بین المملکتی کانفرنس

کراچی ۱۵ / مارچ۔ آج صبح اطلاعات کی بین المملکتی کانفرنس شروع ہو گئی۔ پاکستان کے وفد کی رہنمائی خواجہ شہاب الدین وزیر اطلاعات نے کی۔ ہندوستان کے نمائندوں کے لیڈر وہاں کے وزیر اطلاعات تھے۔

کانفرنس نے اس بات کا جائزہ لیا۔ کہ گذشتہ سال دہلی میں جو معاہدہ ہوا تھا۔ اخبارات نشریات اور فلموں وغیرہ میں کسی حد تک اسکو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ کانفرنس کا اجلاس کل بھی جاری رہیگا۔

بنیادی اصول وضع کرنے والی کمیٹی کا پہلا اجلاس

کراچی ۱۵ / مارچ۔ آج صبح پاکستان کے آئین کے بنیادی اصول وضع کرنے والی کمیٹی کا پہلا اجلاس ہوا۔ مجلس دستور ساز کے صدر مولانا تمیز الدین نے صدارت کے فرائض سر انجام دیئے۔ اجلاس میں مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ مسٹر جوگندر ناتھ منڈل لیبر وزیر بھی موجود تھے۔ کمیٹی نے نظام کار کو ترتیب دینے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی۔ جو بہت جلد اپنی رپورٹ پیش کریگی۔ اس سب کمیٹی کا پہلا اجلاس ۲۲ / مارچ کو منعقد ہو گا۔ مجلس دستور ساز کے سیکرٹری اس کے سیکرٹری مقرر کئے گئے ہیں۔

کشمیر کے متعلق گفت و شنید میں رکاوٹ

نئی دہلی ۱۵ / مارچ۔ دہلی ریڈیو نے یہ اطلاع نشر کی ہے۔ کہ جموں کشمیر کی حدود متعین کرنے کی گفت و شنید میں رکاوٹ پڑ [illegible]

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳۔ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا بیان

اگر پاکستان سے ہمیں وفاداری نہ ہوتی تو بیرونی احمدیوں کو مرکز پاکستان کے ماتحت کیوں کرتے

باتوں کو توڑ مروڑ کر میری طرف منسوب کیا گیا ہے۔

پچھلے دنوں بعض اخبارات میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف بعض ایسی باتیں منسوب کر کے غلط فہمیاں پھیلانے کی کوشش کی جاتی رہی ہے ان تمام شکوک کی طرف توجہ دلانے پر حضور نے ایک ایک شق کا علیحدہ علیحدہ جواب دینے کے بعد فرمایا پاکستان کے بعض افراد نے یہ جو نیا کھیل کھیلنا شروع کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ وہ بہت جلد ختم ہو جائیگا۔ اور ذمہ واری کا احساس اسی طرح پبلک کے تمام لیڈروں میں بھی پیدا ہو جائے گا۔ جس طرح کہ وہ پاکستان کے ذمہ وار حکام میں پایا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر پاکستان سے ہمیں وفاداری نہ ہوتی۔ تو پاکستان کے باہر کے احمدیوں کو ہم پاکستان کے مرکز کے ماتحت کیوں کرتے۔

تفصیلاً ایک ایک اعتراض کو لیتے ہوئے حضور نے فرمایا سب سے پہلا اعتراض یہ کیا گیا ہے۔ کہ میں نے کہا ــ سر ظفر اللہ خان نے مجھے کوئی راز بتایا ہے؟

یہ الزام بالکل غلط ہے جس کانفرنس میں یہ بات ہوئی۔ اس میں پریس کے ۲۰ نمائندے تھے۔ میں نے صرف یہ کہا تھا کہ سندھ کے ایک اخبار کے نمائندے نے مجھ سے پوچھا کہ کیا کشمیر کی تقسیم ہو رہی ہے۔ میں نے کہا مجھے علم نہیں۔ اور پاکستانی حکومت اس کا بار بار انکار کر رہی ہے۔ مگر میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان سے پوچھونگا۔ وہ دہلی سے واپس آئے تو میں نے ان سے پوچھا۔ اور انہوں نے کہا کہ ایسی کوئی تجویز میری معرفت پیش نہیں ہوئی۔ اور کسی دوسرے ذریعہ سے پیش ہو نہیں سکتی۔ اس لئے یہ بات سراسر غلط ہے۔

اس واقعہ سے ظاہر ہے۔ کہ سر ظفر اللہ خان نے کوئی راز نہیں بتایا۔ بلکہ پاکستانی حکومت پر جو الزام لگایا جاتا تھا۔ اس کی تردید کی۔ اور یہ ہر پاکستانی افسر کا فرض ہے اگر سر ظفر اللہ خان اس الزام کی تردید نہ کرتے۔ تو پاکستان کی وفاداری کے خلاف ہوتا۔ دوم یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اس الزام کی تردید اس سے پہلے دو دفعہ خود حکومت پاکستان کر چکی تھی۔ اور ہمارے خلاف اخباری پروپیگنڈا کے بعد بھی اس نے اس افواہ کی تردید کی ہے۔ جس امر کے متعلق حکومت اعلان کر چکی ہو اسے راز نہیں کہا جا سکتا۔

یہ درست ہے کہ میں نے اس واقعہ کے اظہار کے بعد یہ کہا تھا۔ کہ چوہدری صاحب کے انکار کے بعد گو یہ امر ثابت ہو جاتا ہے کہ پاکستان حکومت ایسا نہیں کر رہی۔ مگر میں راولپنڈی میں ایسے حالات دیکھ آیا ہوں۔ اور بعض لوگوں سے ایسی باتیں میں نے سنی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انڈین یونین ایسے حالات پیدا کرے گی۔ کہ رائے شماری نہ ہو۔ اور موجودہ علاقہ جو آزاد حکومت کے پاس ہے اسی کے مطابق تقسیم کو تسلیم کر لیا جائے۔ اور اس سے مسلمانوں کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔ ظاہر ہے کہ یہ بیان پاکستان کا راز نہیں کہلا سکتا۔ اور نہ اس کا منبع پاکستانی افسر ہو سکتا ہے۔ میرے اس بیان کی تصدیق نئی دلی کی ایک شائع شدہ خبر سے ہو چکی ہے۔ جو مذکورہ بالا پریس کانفرنس کے بعد کسی ایجنسی نے شائع کروائی ہے۔ اس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ رائے شماری بہت مشکل ہے۔ آخر اسی طریق سے فیصلہ کرنا پڑیگا۔ کہ جو جو علاقہ جس کے پاس ہے اسی کے پاس رہے اس خبر نے ثابت کر دیا۔ کہ جو کچھ میں نے اپنی فراست سے راولپنڈی میں معلوم کیا تھا۔ وہ بالکل درست تھا۔ مگر وہ پاکستان کا راز نہ تھا۔ انڈین یونین کا راز تھا۔ میرے قبل از وقت اس امر کے بھانپ لینے پر مسلمانوں کو خوش ہونا چاہیئے تھا نہ کہ ناراض

دوسرا الزام یہ لگایا گیا ہے کہ میں نے کہا کہ بعض فوجی افسروں نے مجھے بعض راز بتائے یہ بھی درست نہیں۔ میں نے یہ کہا تھا کہ بعض باتیں مجھے پونچھ اور کشمیر کے لوگوں سے معلوم ہوئیں۔ جن سے بعض خطرات کا امکان پیدا ہوتا تھا۔ اتفاقاً بعض فوجی افسر مجھ سے ملے۔ اور میں نے ان سے ان امور کا تذکرہ کیا۔ تو انہوں نے ان خطرات کی تردید کی۔

ظاہر ہے کہ یہ واقعہ بھی فوجی راز نہیں کہلا سکتا بلکہ اپنی حکومت کا دفاع ہے۔ جو ہر افسر کا فرض ہے۔ ہاں یہ درست ہے کہ میں نے اس کانفرنس میں یہ بھی کہا تھا۔ کہ مجھے ان افسروں کی تردید کے باوجود خطرہ محسوس ہوتا ہے۔ کہ دشمن کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھے جو پاکستان کے لئے مضر ہو۔ مگر یہ میری رائے تھی۔ اس سے فوجی افسروں کا کوئی تعلق نہ تھا۔

تیسرا الزام یہ لگایا گیا ہے کہ میں قادیان جانے کا خواہشمند ہوں۔ اس لئے پاکستان مجھ پر اعتبار نہیں کر سکتا۔

اصل بات یہ ہے کہ برائٹ ایجنسی کے مالک نے مجھ سے برسبیل تذکرہ پوچھا کہ کیا احمدی قادیان جانے کا خیال رکھتے ہیں۔ یا ربوہ ان کا مستقل مرکز ہوگا۔ میں نے ان سے جواباً کہا کہ قادیان ایک مذہبی مرکز ہے۔ اور اس سے ہر ملک کے احمدی مذہبی عقیدت رکھتے ہیں۔ اس لئے اسکے مرکز ہونے کی حیثیت کو میں یا اور کوئی بدل نہیں سکتا۔

جب بھی وہاں حالات سازگار ہوں۔ وہ احمدی جو وہاں عقیدت یا کام کی وجہ سے جا سکتے ہوں جائیں گے اس میں پاکستان کا سوال نہیں۔ دنیا کے ہر ملک کے احمدیوں کی نسبت یہی کہا جا سکتا ہے۔ میں نے مثال کے طور پر ان سے یہ بھی کہا تھا کہ یروشلم مسلمانوں کی متبرک جگہ ہے۔ اور اس جگہ جانے کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ثواب کا موجب قرار دیا ہے۔ یروشلم ایک عرصہ تک انگریزوں کے ماتحت رہا ہے۔ اس وجہ سے اس کے متبرک ہونے میں کوئی شبہ پیدا نہ ہو گیا تھا۔ اسی طرح جب مکہ مکرمہ حنفیوں کے ماتحت تھا۔ وہابیوں شیعوں یا دوسرے مسلمانوں کے نزدیک وہ غیر متبرک نہ تھا۔ نہ اب وہابیوں کے قبضہ کی وجہ سے حنفیوں احمدیوں یا شیعوں کے نزدیک وہ غیر متبرک ہے۔ اس لئے جہاں تک قادیان کے متبرک ہونے کا سوال ہے۔ وہ ہمیشہ ہر ملک کے احمدیوں کے نزدیک متبرک رہے گا۔ اور وہاں جانے کی انہیں خواہش رہے گی۔

لیکن سردست انتظامی طور پر میں نے ہندوستان یونین کے سوا دوسرے تمام احمدیوں کو پاکستان کے ماتحت کر دیا ہے۔ تا کہ کوئی سیاسی پیچیدگی پاکستان کے خلاف پیدا نہ ہو۔ اور اسی وقت دوسرے ممالک کے احمدیوں کو قادیان کے ماتحت کیا جائے گا۔ جب پاکستان اور ہندوستان کے درمیان جو الجھن ہے وہ دور ہو جائے یقیناً یہ بات پاکستان کے حق میں تھی اور ہے۔ اگر پاکستان سے ہمیں وفاداری نہ ہوتی۔ تو پاکستان کے باہر کے احمدیوں کو ہم پاکستان کے مرکز کے ماتحت کیوں کرتے۔

قادیان کو دنیا کا انتظامی مرکز اسی وقت بنایا جائیگا جب مسلمانوں کو مشرقی پنجاب میں مکمل آزادی ہوگی اور پاکستان اور ہندوستان کے تمام اختلافات دور ہو جائیں گے۔ اور ایسے حالات میں نہ حکومت پاکستان کو اس پر کوئی اعتراض ہوگا۔ اور نہ کسی اور انصاف پسند کو اور وہ جن کو سامان میسر ہوں وہاں جا کر رہنے کی بھی کوشش کریں گے۔ یہی جذبات ہر مسلمان بشمول احمدیوں کے مکہ مکرمہ کے متعلق رکھتا ہے۔ نیز کوئی حکومت اسکو اپنی وفاداری کے خلاف نہیں سمجھتی

میں آخر میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کی نسبت ایسی ہی باتیں ہندوستان میں بھی ہوتی رہی ہیں۔ اور مسٹر نہرو اور مسٹر پٹیل جیسی ہستیاں بھی مسلمانوں سے آئے دن نئے نئے طرز سے وفاداری کے اعلان کا مطالبہ کرتی رہی ہیں۔ ان کے ان مطالبوں کو عقلمندوں نے ہمیشہ بچوں کی سی بات سمجھا جاتا۔ اور اب جو احمدیت کے متعلق پروپیگنڈا ہے۔ اسے بھی ایسا ہی سمجھا جائے گا۔

جرم ثابت کرنا الزام لگانے والے کا کام ہے۔ برأت ثابت کرنا ملزم کا کام نہیں اس قسم کے مطالبات صرف ایک بگڑی ہوئی ذہنیت پر دلالت کرتے ہیں۔ اور شکر ہے کہ پاکستان میں اس ذہنیت کو ذمہ وار حکام نے ظاہر نہیں کیا۔ انہوں نے کبھی یہ مطالبہ نہیں کیا۔ کہ اقلیتیں ہر روز اپنی وفاداری کا ثبوت دیا کریں۔ گو ہندوستان کی ذمہ دار ہستیوں نے اس غلطی کا ارتکاب کیا۔ مگر شکر ہے۔ کہ اب وہ بھی اس سے باز آ گئی ہیں۔ لیکن ان کے خاموش ہونے پر اب پاکستان کے بعض افراد نے اس کھیل کو کھیلنا شروع کیا ہے۔ مگر ہمیں یقین ہے۔ کہ کچھ دنوں تک یہ کھیل بھی ختم ہو جائے گا۔ اور ذمہ داری کا احساس اسی طرح پبلک کے تمام لیڈروں میں بھی پیدا ہو جائے گا۔ جس طرح کہ وہ پاکستان کے ذمہ دار حکام میں پایا جاتا ہے۔

(نامہ نگار خصوصی)

خطبہ جمعہ

ہفتہ وار نمبر ۹

ہم یہ امید نہیں کرسکتے کہ ہم سامان مہیا نہ کریں اور کام آپ ہی آپ ہوتا جائے

چندہ حفاظت مرکز کا جلد از جلد ادا ہونا نہایت ضروری ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۴۸ء بمقام احمدیہ مسجد لاہور

مرتبہ:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج بجلی کے خراب ہونے کی وجہ سے لاؤڈ سپیکر بھی بند ہے۔ اور میرا گلا بھی خراب ہے۔ پچھلے ہفتہ سے مجھے کھانسی کی بہت زیادہ تکلیف ہو رہی ہے۔ اور بعض اوقات تو دمہ کی سی تکلیف ہو جاتی ہے۔ اس لئے میں آج بلند آواز سے نہیں بول سکتا۔ مگر خدا تعالیٰ نے انسان کے ثواب کے لئے کئی ذرائع پیدا کر دیئے ہیں۔ جہاں انسان کے ثواب کے لئے ایک یہ ذریعہ ہے کہ ایسی جگہوں پر آ کر باتیں کہی جائیں۔ اور لوگ انہیں آ کر سنیں وہاں ایک یہ بھی ذریعہ ہے۔ کہ انسان ایسی جگہوں پر آئے۔ اور بیٹھ جائے۔ خواہ آواز آتی ہو یا نہ آتی ہو۔ کیونکہ ثواب بہرحال قربانیوں پر ہی ملتا ہے اور

اصل چیز

تو نیت ہے۔ جو شخص اس نیت سے ایسی جگہ پر گیا۔ کہ وہاں جا کر دینی باتیں سنے۔ تو خواہ وہ باتیں نہ سن سکے۔ وہ ایسا ہی سمجھا جائے گا جیسے اس نے سن لیا۔ اور جب ثواب قربانی پر ہی ملتا ہے۔ تو ایک شخص جس نے سن لیا۔ اس کو تو اس کے سننے کا ثواب ملے گا۔ اور وہ شخص جس نے نہیں سنا۔ اس نے چونکہ اپنے جذبات بھی قربان کر دیئے۔ اس لئے وہ دوہرے ثواب کا مستحق ہوگا۔

اس کے بعد میں مختصراً جماعت کو جماعت احمدیہ لاہور کو مقدم طور پر اور پھر دوسری جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ کچھ عرصہ سے مختلف جماعتوں کو حفاظت مرکز کے چندے کی طرف توجہ نہیں رہی۔ حالانکہ گو معنوی رنگ میں اسلام اور وہ صداقتیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔ ان کا پھیلانا ہی

ہمارا مقصود

اور اصل کام ہے۔ لیکن ہر چیز معنوی نہیں ہوا کرتی بعض ظاہری چیزیں بھی ہوا کرتی ہیں۔ جن کا ادب اور احترام بعض اوقات معنوی چیزوں سے بھی زیادہ ضروری ہو جاتا ہے۔ کیونکہ عدم احترام دنیا کے لئے ٹھوکر کا موجب ہو جاتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ خواہ مکہ مکرمہ ہو یا مدینہ منورہ۔ قادیان ہو یا کوئی اور شہر۔ یہ سب آخر مٹی کی چیزیں ہیں۔ اور جن کے لئے خدا تعالیٰ نے رسول بھیجے ہیں وہ امور ہیں یعنی معنوی توحید کا اقرار کروانا۔ ملائکہ کا اقرار کروانا۔ تقدیر کا اقرار کروانا۔ قبولیت دعا کا اقرار کروانا۔ خدا تعالیٰ کی دوسری صفات اور الہام پر ایمان اور یقین پیدا کرنا۔ اور پھر ان کی اتباع کروانا۔ پھر مرنے کے بعد کی زندگی اور

خدا تعالیٰ سے وصال

کا اقرار کروانا۔ یہ وہ چیزیں ہیں۔ جن کے لئے خدا تعالیٰ کے رسول آتے ہیں اور یہی وہ چیزیں ہیں۔ جو اگر صحیح طور پر مانی جائیں اور ان پر پورے طور پر عمل کیا جائے۔ تو یہ انسان کے روحانی مقام کو بلند کرتے کرتے اتنا بلند کر دیتی ہیں۔ کہ ایک وقت میں اسے دوسرے انسان یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ کہ وہ انسان نہیں رہا خدا بن گیا ہے۔ اصل چیز تو وہ ہے لیکن جہاں تک ظاہر کا سوال ہے دوسری ظاہری چیزوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ تو یاد ہے وہ اب یہ شک مٹ گئی ہے۔ لیکن اس کے مٹ جانے سے اسلام پر اتنا سخت اعتراض نہیں پڑتا۔ مسلمانوں سے نمازیں جاتی رہی ہیں لیکن عیسائی اور ہندو اس پر زیادہ اعتراض نہیں کرتے حج اور زکوٰۃ ہے۔ ان میں بھی کمی واقع ہو گئی ہے۔ مگر اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں پڑتا۔ لیکن کچھ ظاہری علامتیں ایسی ہیں۔ جن میں اگر چھوٹا سا بھی رخنہ پڑ جائے تو دشمن شور مچانے لگ جاتا ہے۔ مثلاً خدانخواستہ اگر کوئی

مکہ کی بے حرمتی

کر بیٹھے یا مدینہ کی بے حرمتی کر بیٹھے۔ تو باوجود اس کے کہ توحید کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں۔ ہر مسلمان کا دل بیٹھ جائے گا۔ اور دشمن شور مچانے لگ جائے گا۔ کہ اب اسلام کہاں رہ گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ توحید کی قدر تو اسے نظر نہیں آتی۔ رسالت کی قدر تو اسے نظر نہیں آتی۔ کلام الٰہی کی خوبیاں تو اسے نظر نہیں آتیں۔ ظاہر ہی ہے جو اسے نظر آتا ہے۔ اور وہ اس پر فوراً اعتراض کر دیتا ہے۔ اسی طرح احمدیت کے متعلق معنوی پیشگوئیاں پوری بھی ہو رہی ہوں۔ تو وہ نظر نہیں آتیں۔

قادیان کی باتیں

نظر آجاتی ہیں۔ اس کے متعلق وہ فوراً اعتراض کر دے گا۔ دشمن تو ہر وقت اسی کرید میں رہتا ہے کہ مادی چیزوں میں سے اسے کوئی اعتراض کی چیز مل جائے۔ تو وہ اس پر فوراً حملہ کر دے۔ پس ہمیں اپنے ایمان کے علاوہ دشمن کے ایمان کے لحاظ سے بھی اسے مدنظر رکھنا چاہیئے۔ ہم نے جو قادیان میں مقابلہ کیا۔ اور ہم نے قادیان کو اپنے قبضہ میں رکھنے کی جو کوشش کی۔ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم نے اپنے مرکز کو اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اسے ہمیں کسی وقت بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔

یہ ظاہر اور صاف بات ہے کہ جو لوگ وہاں رہتے ہیں۔ وہ خواہ کتنی قربانی بھی کریں۔ ان کی کمائی کی وہاں کوئی صورت نہیں۔ ان کی آمدن کی کوئی صورت نہیں۔ ان کی حالت ایسی ہی ہے۔ جیسے وہ اعتکاف میں بیٹھے ہوئے ہیں لازمی طور پر

ہمارا یہ فرض ہے

کہ ہم انہیں کھانا دیں ہم انہیں کپڑے دیں۔ وہ اگر بیمار ہو جائیں۔ تو ان کا علاج کریں۔ اور ضروریات انسانی کی جو دوسری چیزیں ہوں خواہ وہ کتنی ہی قلیل کیوں نہ ہوں انہیں مہیا کریں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کالجوں میں لڑکے پڑھتے ہیں۔ تو ہم ان پر سو سو اسو روپیہ ماہوار سے زیادہ خرچ کر دیتے ہیں۔ بورڈنگوں میں آجکل بغیر ناشتہ کے ۵۰۔ ۶۰ روپے لے لیتے ہیں۔ کم از کم ۴۰۔ ۴۵ روپیہ تو لے لیتے ہیں۔ تم اس سے آدھا خرچ ہی لے لو۔ اس سے تیسرا حصہ ہی لے لو۔ قادیان میں اس وقت سوا تین سو آدمی ہیں۔ پھر ان کے پاس مہمان بھی آتے رہتے ہیں۔ چار سو افراد کے لئے ہم ادنیٰ سے ادنیٰ کھانا بھی لے لیں۔ حالانکہ ان کے لئے تو اچھا کھانا چاہیئے کیونکہ انہیں آزادی نہیں ہے۔ وہ

ایک قسم کے قیدی

ہیں۔ اِدھر اُدھر آزادی سے نہیں پھر سکتے۔ ان کی صحتوں کو قائم رکھنے کے لئے انہیں اچھا کھانا چاہیئے لیکن اگر ادنیٰ سے ادنیٰ کھانا بھی ان کے لئے رکھیں۔ تب بھی ان کے لئے چھ ہزار روپیہ تو کھانے کے لئے چاہیئے۔ پھر اگر دوسرے اخراجات بھی شامل کئے جائیں۔ تو انہیں دس بارہ ہزار روپیہ ماہوار چاہیئے تب صحیح طور پر خرچ چل سکتا ہے۔ وہ لوگ تو بہت بڑی تنگی سے گزارہ کر رہے ہیں۔ پھر ہندوستان کی تنظیم کا سوال ہے۔ اس وقت ہندوستان کی جماعتیں بکھری ہوئی ہیں۔ اس پر بھی خرچ ہوگا۔ وہاں کی تبلیغ پر بھی خرچ ہوگا۔ پھر اور کئی کام ہیں۔ جن پر بڑی بڑی رقوم خرچ ہوتی ہیں۔ مختلف بیرونی ملکوں میں پروپیگنڈا کرنے اور دوسری قوموں کو اس طرف توجہ دلانے میں جو خرچ ہوتا ہے۔ اسکا اندازہ جماعت کر بھی نہیں سکتی۔ درحقیقت ان کاموں پر ۳ لاکھ سالانہ کا خرچ آجاتا ہے۔ یعنی ۲۵ ہزار روپے ماہوار خرچ ہے۔ اگر ہم اس بوجھ کو نہیں اٹھائیں گے تو جہاں تک معنوی بات ہے خدا تعالیٰ کے خزانے میں کمی نہیں۔ لیکن جہاں تک مادی بات ہے میں سمجھتا ہوں جماعت کے لئے دنیا میں مونہہ دکھانے کی کوئی جگہ نہیں رہ جائیگی۔ جہاں تم اپنی بیماری پر خرچ کرتے ہو وہاں یہ بھی سمجھ لو کہ یہ ایک بیماری ہے ایک ابتلاء ہے مرکز ہمارے ہاتھ سے نکل گیا اور اب اس کی حفاظت کے لئے ہمارا کچھ مخلص بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر تم بیمار ہوتے ہو۔ تو اپنی بیماری پر خرچ کرتے ہو۔ تم یہ بھی سمجھ لو کہ احمدیت کے جسم میں بھی بیماری پیدا ہو گئی ہے اور اس کے علاج کی ضرورت ہے۔ اگر بیماری کا ہی خرچ نکال لیا جائے۔ تو دیکھو گے

رقم اکٹھی ہو سکتی ہے۔ ہمارا تمام حساب بجٹ کو ملا کر اٹھارہ بیس لاکھ کا ہوتا ہے۔ اتنا چندہ دینے والی جماعت کے لئے دو تین لاکھ سالانہ کا اور بوجھ اٹھا لینا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ اگر یہ احساس پیدا ہو جائے تو ہر سال اتنی رقم مقرر کی جا سکتی ہے مگر یہاں تو پہلے سال کے وعدے بھی جن پر دو سال گذر گئے ہیں ادا نہیں ہوئے۔ تیرہ لاکھ کا وعدہ تھا۔ اگر یہ رقم پہلے جمع ہو جاتی تو اس میں اور بھی بہت سے کام کئے جا سکتے تھے۔ اور اب اگر دوست اپنے پچھلے وعدے پورے کر دیں۔ اور بقیہ آٹھ لاکھ کی رقم پوری ہو جائے۔ تو دو سال اور اس چندہ کے لئے کسی نئی تحریک کی ضرورت نہیں رہتی۔ اگر مشرقی پنجاب کے لوگوں کو جو صدمہ پہنچا ہے اس کی وجہ سے بقیہ وعدوں کا ایک حصہ ناقابل وصول بھی قرار دیا جائے تو پھر بھی ڈیڑھ سال کا گزارہ پہلے وعدوں کی رقم پر چلایا جا سکتا ہے اور ۱۹۵۰ء تک نئی تحریک کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس کے بعد ضرورت قائم بھی رہے تو پھر

نئی تحریک

کے ذریعہ چندہ اکٹھا کیا جا سکتا ہے۔ اور نئی تحریک کی صورت میں اگر حفاظت مرکز کے لئے جو معمولی بات نہیں ایک ماہ کی آمد کا پچیس فیصدی دے دیا جائے۔ جس کے معنے دو فی صدی ماہوار کے ہیں۔ تب بھی تین لاکھ آسانی کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے آپ لوگ اپنے ذہنوں میں سوچ کر دیکھ لیں کہ یہ کتنی اہم چیز ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ اگر ان کی زیادہ تشریح کی جائے تو وہ گھناؤنی بن جاتی ہیں۔ یہ چیز بھی ان میں سے ہی ہے۔ اگر اس کی تشریح کی جائے۔ تو یہ بھی گھناؤنی بن جائے۔ اس کام میں اگر ہم غفلت سے کام لیں۔ اور قادیان میں جو لوگ رہتے ہیں وہ مثلاً پولیس کے پاس جائیں اور ان سے کہیں کہ ہم فاقے مر رہے ہیں تم ہمیں پاکستان پہنچا دو تو تم میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہو جو کم از کم اپنے وطنوں میں رہنا پسند کرے۔ اور اگر خودکشی جائز ہوتی اور تم میں سے کسی کے سامنے ایسا واقعہ پیش آ جاتا۔ تو وہ خودکشی کر لیتا ابھی لاہور کے ذمہ بہت سی رقم باقی ہے۔ مجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ کہ دو ماہ کے اندر اندر یہ رقم ادا کر دی جائے گی مگر ابھی تک ادا نہیں ہوئی۔ مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ پچھتر فی صدی وعدے ادا ہو چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک مجھے حساب نہیں ملا اگر

پچھتر فی صدی وعدے

ادا ہو چکے ہیں اور صرف پچیس فی صدی باقی ہیں۔ تب بھی ان وعدوں کو بہت جلد پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اسی طرح بیرونی جماعتوں کے ذمہ سات آٹھ لاکھ روپیہ واجب الادا ہے۔ میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس چندے کی طرف توجہ کریں۔ اور اپنی غفلتوں کو دور کرتے ہوئے بار بار اس سوال کو اٹھانے کا موقعہ نہ دیں۔ یہ چیز ایسی ہے کہ مجھے تو اس کے بیان کرنے سے بھی شرم آتی ہے اپنے لئے نہیں۔ کیونکہ میں تو پہلے ہی اپنا وعدہ ادا کر چکا ہوں بلکہ تمہارے لئے اگر مجھے جماعت کی کمزوری کا خطرہ نہ ہوتا اور یہ ڈر نہ ہوتا کہ ان کے دلوں پر زنگ لگ جائے گا۔ تو میں دوبارہ تحریک کرتا اور پھر اس میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو جاتا لیکن میں ڈرتا ہوں کہ میں اگر ان وعدوں کو چھوڑ دوں۔ تو لوگوں کے

دلوں پر زنگ

لگ جائے گا۔ اور وہ نیکیوں سے محروم ہو جائینگے اسلئے مجبوراً مجھے یہ تحریک کرنی پڑتی ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے اپنے لئے نہیں دوسروں کے لئے اور جب میں اسبارہ میں تحریک کرتا ہوں تو مجھے شرم محسوس ہوتی ہے۔ جیسے کسی کو اپنی عورت کے ننگ کا ذکر کرنا شرمندہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح مجھے اس چندہ کی بار بار تحریک کر شرمندہ کر دیتا ہے۔ مجھے تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں

جماعت کے عیوب

کو کھول رہا ہوں۔ کوئی اپنی عزیز چیز کے عیوب نہیں کھولنا چاہتا۔ لیکن میں مجبور ہوں۔ کیونکہ مجھے کام چلانا ہے۔ اس لئے مجھے تحریک کرنی پڑتی ہے۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے فرائض کو سمجھیں اور اپنے وعدوں کو پورا کریں۔

میرے خیال میں جماعت کا اکثر حصہ وہ ہے جو سمجھتا ہے کہ چونکہ ہم قادیان سے نکل آئے ہیں۔ اس لئے اب حفاظت مرکز کا سوال ہی نہیں رہا۔ اس غلط فہمی کی وجہ سے انہوں نے اسبارہ میں سستی سے کام لیا ہے اور اپنے وعدوں کی ادائیگی کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ حالانکہ حفاظت مرکز کا سوال اب اور بھی زیادہ اہم ہو گیا ہے اور یہ اسوقت تک رہے گا۔ جب تک قادیان ہمارے قبضہ میں نہیں آ جاتا۔ اور جب تک ہم اسے آزادی سے مرکز بنا کر ساری دنیا میں تبلیغ نہیں کرتے میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس غلط فہمی کی وجہ سے جماعت کے دوستوں نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ حالانکہ جب میں تحریک جدید کی تحریک کرتا ہوں تو لوگ چندے دیتے ہیں اگر چہ

حفاظت مرکز کا چندہ

نہ دینا ایمان کی کمزوری کی وجہ سے ہے۔ تو وہ تحریک جدید میں چندہ کیوں دیتے ہیں۔ پھر تحریک ستمبر میں جماعت کے سینکڑوں افراد نے اپنی آمد کا $16\frac{1}{2}$ فی صدی۔ ۲۵ فی صدی ۳۳ فیصدی بلکہ ۵۰ فی صدی بھی واجب کر لیا ہے۔ اگر جماعت ایمان میں کمزور ہوتی۔ تو وہ اس میں حصہ کیوں لیتی۔ پھر جماعت کے ہزاروں ہزار افراد ایسے ہیں جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے۔ اور وہ اپنی آمد کا دسواں۔ نواں۔ ساتواں حصہ دیتے ہیں۔ اگر ان میں ایمان نہ ہوتا تو وہ ایسا کیوں کرتے۔ پھر بیشتر حصہ جماعت کا جسے ساٹھ ستر فی صدی کہنا چاہیئے۔ ایسا ہے جو ایک آنہ فی روپیہ کی شرح سے چندہ دیتا ہے۔ ایک آنہ فی روپیہ کے معنے ہیں سوا چھ فی صدی۔ اگر ان میں ایمان نہ ہوتا۔ تو وہ سوا چھ فی صدی کی شرح سے چندہ کیوں دیتے پس یہ تو

یقینی اور قطعی بات

ہے۔ کہ یہاں ایمان کا سوال نہیں۔ اگر ایمان کا سوال ہوتا تو لوگ دوسرے چندے کیوں دیتے لوگ ایک آنہ دو آنہ تین آنہ اور بعض تو آٹھ آنے فی روپیہ جو پچاس فی صدی ہوتا ہے کیوں دیتے یہ بتاتا ہے کہ لوگوں میں ایمان موجود ہے۔ پس حفاظت مرکز کے جو وعدے پورے نہیں کئے گئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دوستوں کو یہ وہم ہے کہ اب اسکی ضرورت نہیں۔ حالانکہ ہماری حالت یہ ہے کہ ہم ایسے مقام پر ہیں کہ اگر ہم سستی کریں تو ہماری ناک کٹ جائے گی۔ اور ہم دنیا کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔ آخر ہم یہ امید تو نہیں کر سکتے کہ ہم سامان بھی مہیا نہ کریں اور کام بھی آپ ہی آپ ہوتا جائے۔ قادیان میں جب گولیاں چل رہی تھیں اور ارد گرد کے علاقے کے بھی ساٹھ ہزار آدمی وہاں آ گئے تھے۔ گورنمنٹ نے تو انہیں ایکدن بھی کھانا نہیں کھلایا تھا۔ انہیں بھی ہم نے ہی کھانا کھلایا تھا۔ اب ان چار سو آدمیوں کو کیا وہ کھانا کھلائے گی۔ ہندوستان کے بعض لوگوں کو قادیان کا اجاڑنا پسند ہے۔ آباد رکھنا پسند نہیں۔ انہیں تو وہی کھانا کھلائینگے جو اپنے مرکز سے محبت رکھتے ہیں۔ اور جن کا یہ ایمان ہے کہ چاہے قادیان آج بہت سے احمدیوں سے کٹ گیا ہے۔ لیکن ایک وقت ایسا ضرور آئے گا جب

دنیا کی اصلاح

اور انصاف کے کام کا مرکز قادیان ہو گا۔ وہی لوگ ہیں جو اس کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کرینگے وہی ہیں جو اس کے لئے اپنے اموال کو قربان کرینگے وہی ہیں جو اپنی جانوں کو وقف کر کے قربانی کے لئے پیش کریں گے۔ پس گو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سستی اور غفلت ناواقفیت کی وجہ سے ہے لیکن میرے لئے یہ مشکل امر ہے۔ کہ جماعت کو اس کام کی طرف بار بار توجہ دلاؤں۔ کیونکہ بار بار توجہ دلانے کے یہ معنے ہیں کہ جماعت کو مرکز سے کوئی محبت نہیں۔ امام اسے بار بار توجہ دلا رہا ہے۔ لیکن وہ پھر بھی توجہ نہیں کرتی۔ اور یہ بڑی

شرم کی بات

ہے۔ میری مثال تو ایسی ہے کہ بولوں تو ماں ماری جائے اور نہ بولوں تو باپ کتا کھائے۔ اگر میں نہیں بولتا تو مادی نظریہ کے مطابق قادیان کی تباہی میرے سامنے آ جاتی ہے۔ خدا تعالے تو اسے ضرور بچائے گا۔ لیکن ظاہری حالت سے یہی نظر آتا ہے اور اگر بولتا ہوں۔ تو دشمن کی نظروں میں جماعت ذلیل ہو جاتی ہے۔ ایسے اہم کام میں بار بار تحریک کرنے اور توجہ دلانیکی ضرورت نہیں ہونی چاہیئے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ ایسا کرنا جماعت کی ذلت کا موجب ہے میں نے جو کچھ کہا ہے بڑی مشکل سے۔ شرمندہ ہوتے ہوئے اور ندامت کو محسوس کرتے ہوئے کہا ہے اور ڈرتے ہوئے کہا ہے کہ اتنی سی بات سے بھی جو میں نے کہی ہے۔ دشمن فائدہ نہ اٹھا لے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جماعت اس چیز کو محسوس کرتے ہوئے اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ دے گی۔ اگر دوست پچھلے وعدے پورے کر دیں۔ تو پھر دو سال تک کسی نئی تحریک کی ضرورت نہیں پڑے گی دوسرے یا تیسرے سال اگر ضرورت پیش آئی۔ تو نئی تحریک کر دی جائے گی۔

میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر ساری جماعت $16\frac{1}{2}$ فی صدی سے ۳۳ فی صدی چندہ دینے لگ جائے تو اس سے اتنی آمد ہو سکتی ہے۔ کہ بغیر نئی تحریک کے یہ کام چل سکتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ جماعت نے اس طرف پوری توجہ نہیں کی اگر اس طرف

جماعت کی پوری توجہ

ہو گئی تو خدا تعالے کے فضل سے اتنی آمد ہو جائیگی جس سے یہ کام سہولت سے آپ ہی آپ ہوتے چلے جائینگے۔ لیکن جو وعدے پہلے ہو چکے ہیں۔ ان پر اس کا کوئی اثر نہیں ہونا چاہیئے وہ بہر حال پورے کرنے پڑیں گے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے ابھی چھ سات لاکھ کے وعدے باقی ہیں۔ اگر یہ پورے ہو جائیں۔ تو اس رقم سے دو سال کام چل سکتا ہے اور دو سال کے عرصہ میں پتہ نہیں کیا کیا تغیرات ہو جائیں۔ آئندہ اسکی شاید ضرورت بھی نہ پڑے اگر ضرورت پڑی تو نئے سرے سے ایک مہینہ کی آمد کے $\frac{1}{4}$ یا $\frac{1}{2}$ حصہ کی تحریک کر دی جائیگی۔ جس سے خدا تعالے کے فضل سے اتنی آمد ہو جائیگی کہ اس سے یہ کام چلتا چلا جائیگا یا پھر ایک خاص مقدار چندے کی مقرر کر دی جائے گی اور وہ عام چندوں کے ساتھ زائد کر دی جائیگی۔ مثلاً یہ کہہ دیا جائیگا۔ کہ دوست سوا چھ فی صدی کی بجائے آٹھ فیصدی یا دس فیصدی چندہ دیا کریں اور پھر آہستہ آہستہ یہ چندہ جاری رہیگا اور ماہواری چندوں کے ساتھ ادا ہوتا رہے گا۔ لیکن اس سے پہلے یہ ضروری ہے کہ گزشتہ کے شروع میں جو وعدے کئے گئے تھے انہیں جلد از جلد پورا کیا جائے تاکہ لوگ وعدہ خلافی کے جرم میں عذاب کے مورد نہ بنیں۔

ستّرہ افراد کا قبولِ احمدیت

ایک نئی جماعت کا قیام

تبلیغی رپورٹ احمدیہ مشن سیرالیون بابت ماہ اخاء و نبوت ۱۳۴۲ ہش

(از مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب مبلغ سیرالیون)

عرصہ زیر رپورٹ میں سیرالیون کے مختلف سرکٹس میں مبلغین کی تبلیغی مساعی کا ذکر مختصراً درج ذیل ہے:۔

(۱) فری ٹاؤن

مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل سیرالیون میں تبلیغ و تبشیر کے کام میں خوب منہمک رہے۔ ہر روز ہی قریباً ایک دو لوکل اخبارات کے ایڈیٹروں سے ملتے رہے۔ پانچ ارد گرد کے گاؤں کا دورہ کیا۔ اور چیفوں سے ملے۔ ملحقہ فوجی کیمپ میں میجر انچارج کپتانوں اور افسروں کے علاوہ فوجیوں سے ملے۔ اور تبلیغ کی۔ کتب فروخت کیں۔ اور ٹریکٹ مفت تقسیم کئے۔ ایک ریلوے انگریز آفیسر کے گھر تین دفعہ گئے۔ اور ٹریکٹ دیئے۔ ہمسایوں میں بھی تبلیغ جاری رہی۔ قبر مسیح کا ٹریکٹ دس بارہ کی تعداد میں چند دکانوں کے دروازوں پر چسپاں کرایا۔ لوگ حیرانگی سے پڑھتے۔ مکرم حکیم فضل الرحمن صاحب کی کتاب "لائف آف محمدؐ" کا اشتہار خود لکھ کر چسپاں کرایا۔ نیز یہ کتاب لائبریریوں۔ بڑے لوگوں ڈائرکٹر آف تعلیم وغیرہ کو تحفۃً دیں۔ اور فروخت بھی کیں۔ فورہ کالج کے عیسائی پرنسپل نے کالج آنے کی دعوت دی۔ جس پر آپ گئے۔ اور سارے کالج کی سیر کی۔ بعدہٗ انگریز پرنسپل کو حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی لائف (از سر ظفر اللہ خاں) لائف آف محمدؐ اور چند اور کتب بطور تحفہ دیں۔ جس پر وہ بہت خوش ہوا۔ اس کے علاوہ تین پادریوں اور سینئر ایجوکیشن آفیسر کو بھی کتب دیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت بخشے۔

ماہ نبوت میں بھی بڑے بڑے افسروں کو ملتے رہے۔ اور پیغام حق پہنچاتے رہے۔ ان میں قابل ذکر فورہ بے کالج کا پرنسپل اور سٹاف۔ عملہ ایجوکیشن آفس و ایجوکیشن آفیسر (سینئر) ڈائرکٹر آف سپلائی و ایجوکیشن چیف کلرک کالونیل سیکرٹری۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس سی۔ آئی۔ ڈی اور عملہ لندن سے واپس آنے والے چیفس سے ملاقات اور احمدیہ مسجد لندن کا ذکر۔ میڈیکل آفیسر کو رسالہ سن رائز امریکہ دیا۔ جہازی افسر مسلم لیڈرز سے ملاقات وغیرہ ہیں۔ ان کے علاوہ آپ نے گورنر صاحب بہادر سے ان کے بنگلہ پر ۱۵ منٹ تک گفتگو کی۔ ان کو قرآن مجید کے علاوہ چند اور کتب بھی تحفۃً دیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت بخشے۔ آمین۔

لائبریریوں میں سن رائز امریکہ و سن رائز لاہور مطالعہ کے لئے رکھے۔ ایڈیٹروں اور بعض معززین شہر کو بھی بھیجے اس کے علاوہ گھر آنے والے کئی ملاقاتیوں کو تبلیغ کرتے رہے۔ بیماروں کی عیادت بھی کرتے رہے۔ اور مشن کی ڈاک کا جواب تندہی سے دیتے رہے۔ جزاہ اللہ خیراً

ایک نیا پمفلٹ

مکرم خلیل صاحب نے عرصہ زیر رپورٹ میں ایک پمفلٹ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر میں سے اقتباس پر مشتمل ۲۰۰۰ کی تعداد میں شائع کیا۔ اور سیرالیون کے بہت سے چیفس اور معززین کے علاوہ دس ڈسٹرکٹ کمشنروں کو بھی بھیجا۔ ۵۰ بنڈل بیرونی ممالک میں بھی ارسال کئے۔ اللہ تعالیٰ بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔

لیکچرز

آپ نے عرصہ زیر رپورٹ میں ۳ لیکچر باہر گاؤں میں دیئے۔ ایک لیکچر فورہ بے کالج میں دیا۔ جہاں بہت سے سوالات ہوئے۔ جن کے جوابات دیئے گئے۔ اسلامی سکول۔ اسلامیہ میگزین سکول میں دو لیکچرز ہوئے۔ فورہ بے کالج کے پرنسپل نے ایک دعوت طعام بھی آپ کو دی۔ جس میں آپ نے تقریر کی۔ جو بعد میں شائع بھی ہوئی۔ لوکل ریڈیو پر "فلسفہ حج" براڈکاسٹ کیا گیا۔ جو بہت پسند کیا گیا۔ ایک جلسہ میں جس میں سارے شہر کے رؤسا جمع تھے۔ آپ نے تقریر کی۔ جس کا خدا کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔

مضامین

آپ کے آٹھ مضامین لوکل پریس میں شائع ہوئے۔ جن کا خدا کے فضل سے پبلک پر اچھا اثر ہے۔ سب سے اہم "سیرالیون مرر (لوکل اخبار) کا وہ نوٹ ہے۔ جس میں وہ لکھتا ہے۔ کہ "احمدیوں نے سیرالیون پر ایک کامیاب حملہ کیا ہے"۔

متفرق

آپ ایک اچھی خاصی تعداد کو یسرنا القرآن اور قرآن کا درس دے رہے ہیں۔ بعض آدمی ترجمہ بھی پڑھ رہے ہیں۔ جماعت کی اصلاح و تربیت میں آپ پورے طور پر کوشاں رہے۔ درس و تدریس کا سلسلہ باقاعدہ جاری رہا۔ کریسنٹ سوسائٹی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سوانح پر مشتمل ایک تقریر لکھ کر دی گئی۔ آپ ایک رسالہ اسلامی Catechism بھی تیار کر رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

(۲) باجے بو سرکٹ

مکرم برادرم محمد اسحاق صوفی صاحب نصف اکتوبر سے اس حلقہ کے انچارج ہیں۔ ماہ اخاء میں آپ نے باجے بو (مرکز) کے علاوہ پانچ جماعتوں کا دورہ کیا۔ ایک جگہ باؤمال (Baoma) میں غیر احمدیوں کی مسجد میں ایک لیکچر دیا۔ اور باڈو میں ایک تربیتی خطبہ پڑھا۔ ماہ نبوت میں آپ نے مینڈے اور کونو علاقہ کی دس جماعتوں کا دورہ کیا جو ۲۵ دن میں ختم ہوا۔ آپ جماعتوں کی تعلیم و تربیت و تنظیم میں خاص طور پر مشغول رہے۔ "کانوبو" میں ایک نئی جماعت قائم ہوئی۔ یہاں ان کی تربیت کی خاطر آپ نے دو دن اور دو راتیں بسر کیں۔ "بالاموں" کی جماعت کی تنظیم و تربیت کی۔ اور چندہ ماہوار مرکز میں بھجوانے کی تاکید کی۔ نیز ہر جماعت میں نماز باجماعت ادا کرنے۔ چندہ ماہوار باقاعدہ ادا کرنے اور تبلیغ جاری رکھنے کی تحریک کرتے رہے۔ اس کے علاوہ ایک ایک ماہ وقف کرنے کے لئے بھی اپیل کی گئی۔ سستوں کو انفرادی طور پر مل کر ہوشیار کیا۔ اور بعض جماعتوں کی منظم فہرستیں تیار کیں۔ زکوٰۃ کی وصولی کے لئے بھی تگ و دو کی۔ "باجے بو" میں اس غرض کے لئے ایک خاص جلسہ بھی کیا گیا۔ آپ کی تحریک پر ایک شخص جس نے دیر سے احمدیت سے تعلق منقطع کر لیا تھا۔ دوبارہ باقاعدہ ممبر بن گیا۔

آپ نے ممبران جماعت کو اس بات کی بار بار تحریک کی۔ کہ وہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کو دعا کے لئے خط لکھتے رہا کریں۔

ایک ایک ماہ تبلیغ کے لئے وقف کرنے کی تحریک پر آپ کو "باڈو" اور "باجے بو" میں اچھی کامیابی ہوئی۔ ایک لیکچر دوران سفر میں دیا۔ جو ایک شہر میں ایک چیف کے زیر اہتمام ہوا۔ خطبہ عید میں حاضری ۸۰ کے قریب تھی۔

سفر و حضر میں آپ سلسلہ کا لٹریچر فروخت کرتے رہے۔ اور تبلیغی اشتہار اور پمفلٹ مفت تقسیم کئے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں انفرادی طور پر تقریباً دو سو افراد تک پیغام حق پہنچایا۔

سکولز

آپ تینوں سکولوں کی نگرانی بھی کرتے رہے۔ محکمہ تعلیم سے آمدہ ہدایات پر سکولوں کے استادوں سے عمل کرایا۔ اور ضروری ہدایات دیتے رہے۔ نیز نئے ٹرانسفر سرٹیفکیٹ سائیکلو سٹائل مشین پر خود تیار کئے۔ "بالاموں" کے سکول کے مینیجر کے کام کی پڑتال کی۔ اور نقائص دور کئے۔

خرچ کی ناکامی پر ۴۰۰ سے زائد اشتہار سائیکلو سٹائل پر شائع کئے۔ اور عیسائی مشنوں اور عام پبلک میں تقسیم کئے گئے۔ اپنے علاقہ کے دو لوکل مبلغین کو ضروری ہدایات دے کر دوروں پر روانہ کیا۔ جو خدا کے فضل سے اچھا کام کر رہے ہیں۔ ان کو بعض آیات قرآنیہ کا ترجمہ بھی یاد کرایا۔ "بو مشن ہاؤس کی صفائی کروائی۔ اور ضروری مرمت کروائی۔ عید کی نماز پڑھانے کے لئے دو جگہ دو مخلص احمدیوں کو بھیجا۔ آپ کا ایک مضمون ماہ اخاء میں اسلامی رسالہ New Thinker میں شائع ہوا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں آپ باقاعدہ درس و تدریس اور تعلیم و تربیت میں مشغول رہے۔ روزانہ صبح کو نبراس المومنین اور بعد نماز عشاء لائف آف محمدؐ کا درس دیتے رہے۔ علاوہ ازیں ۶ افراد کو عربی و یسرنا القرآن پڑھاتے رہے۔ فجزاہ اللہ۔

(۳) بو سرکٹ

خاکسار نے اس حلقہ کا چارج نصف ماہ اخاء سے لیا۔ ماہ اخاء کے پہلے دو ہفتوں میں خاکسار نے دو دورے کئے۔ اور "بلاما" کی جماعت کی از سر نو تنظیم کی۔ اور ان کو چندہ ماہوار باقاعدہ ادا کرنے کی تلقین کی۔ نیز نماز جمعہ ایک جگہ اکٹھے ہو کر پڑھنے کی تحریک کی۔ "باجے بو" میں دو دن لگے۔ مکرم صوفی صاحب کا تعارف "بلاما" اور "باجے بو" کے چیدہ چیدہ افراد سے کرایا۔ ماہ اخاء کا آخری ہفتہ اور ماہ نبوت کے پہلے ہفتہ میں خاکسار "بو" میں تبلیغ کرتا رہا۔ چونکہ خاکسار یہاں نیا نیا آیا تھا اس لئے سب سے پہلے شہر کے بڑے بڑے آدمیوں سے ملا۔ اور افسروں وغیرہ سے راہ و رسم پیدا کی۔ سابقہ سابقہ تبلیغ و تبشیر کا کام جاری رہا۔ اور خدا کے فضل سے ماہ اخاء کے پہلے دو ہفتوں میں دو کس نے احمدیت قبول کی۔ اللّٰھم زد فزد۔ بو شہر میں حتی الوسع تبلیغ کرتا رہا۔ سلسلہ کا لٹریچر فروخت کیا۔ اور ٹریکٹ مفت تقسیم کئے۔ اور لوکل مبلغ سے بھی کروائے۔ لوکل مبلغ نے دو دورے کئے۔ جو کامیاب رہے۔

عید الاضحیہ کی نماز خاکسار نے "باڈو" میں پڑھائی۔ جہاں "سمال بو"۔ "ملے" "بلاماں" اور "ماساہوں" کے احمدی دوست شامل ہوئے۔ خاکسار ماہ نبوت کے دوسرے ہفتہ میں اچانک بخار سے بیمار ہو گیا۔ اور ڈیڑھ ہفتہ تک زیر علاج رہا۔ تاہم مشن کی معمولی ڈاک کا کام ایک ایک ماہ تبلیغ کے لئے وقف کرنے والوں کی روانگی کا انتظام۔ ان کے لئے ضروری سرٹیفکیٹ۔ خط و کتابت وغیرہ با جازت صحت کرتا رہا۔ الحمد للہ۔

صحت کے ایام میں "باڈو" اور "بو" میں صبح قرآن مجید کا اور بعد از نماز مغرب (یا عشاء) لائف آف محمدؐ کا درس دیتا رہا۔ بو سکول کی عام نگرانی کرتا رہا۔ اور بعض وقت دینی تعلیم کی گھنٹی میں خود جا کر لیکچر کرتا رہا۔ سکول کے امتحان سالانہ کی نگرانی کی اور دیگر ہدایات دیتا رہا۔ نیز خطوط کا جواب دیتا رہا۔ چند ملاقاتیوں سے ملاقات کی۔ اور سلسلہ کا لٹریچر دیا

(۴) مگبور کا سرکٹ

مکرم برادرم مولوی محمد صادق صاحب دکان کے کام میں دن بھر مشغول رہتے ہیں۔ تاہم تبلیغ کے ہر موقعہ سے مناسب فائدہ اٹھاتے رہے۔ "میکالی" میں مقیم ہیں۔ اور وہاں پر قرآن مجید کا درس دیتے ہیں۔ اور لوگوں کو دینی تربیت نصائح اور اسلامی مسائل سے آگاہ کرتے رہے۔ ایک نوجوان خاص طور پر زیر تبلیغ ہے۔ آپ نے ماہ نبوت میں "مگبورکا" اور "متوتوکا" کا دو دفعہ دورہ کیا اور چندہ ماہوار باقاعدگی سے ادا کرنے اور ایک ایک ماہ تبلیغ کے لئے وقف کرنے کی تلقین کی۔ "متوتوکا" میں دو دوستوں نے نصف نصف ماہ تبلیغ کرنے کا وعدہ کیا۔ یہاں ایک عیسائی نوجوان زیر تبلیغ ہے اس کو دو دفعہ دو دو گھنٹے تبلیغ کی۔ اللہ تعالیٰ ہدایت کا موجب بنائے۔ دکان کے کاروبار سے قرضہ اتارنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور امید ہے۔ کہ جلد کامیابی ہو جائے گی۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

سیرالیون مشن کے کارکنان کی مجموعی کارروائی مختصراً حسب ذیل ہے:۔ (۱) ایک نئی جماعت کا قیام حلقہ "باجے بو" میں جہاں چھ افراد نے احمدیت قبول کی۔ (۲) تقریباً ... افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ جن میں ۱۷ داخل احمدیت ہوئے۔ اللّٰھم زد فزد۔ (۳) ۴۲ مقامات کا دورہ کیا گیا۔ (۴) ۱۰ مضامین شائع ہوئے۔ (۵) کل سفر ۱۰۶۱ میل کیا گیا۔ جس میں سے تقریباً ۳۰۰ میل پیدل طے کیا گیا۔ اور بقیہ بذریعہ لاری و ٹرین۔ (۶) بارہ لیکچر دیئے گئے۔ اور (۷) تقریباً ۲۰۰ خطوط تبلیغی۔ آفیشل و غیر آفیشل لکھے گئے۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کام میں برکت دے۔

قابلِ توجہ موصی صاحبان

موصی صاحبان اور عہدیداران جماعت خاص توجہ فرما دیں۔ کہ جب کوئی رقم بھیجی جائے۔ تو موصی کے نام ساتھ نمبر وصیت ضرور درج ہونا چاہیئے۔ اس کے بغیر ہو سکتا ہے کہ موصی کے رقم ادا کر لینے کے باوجود ان کی رقم اُن کے حساب میں درج نہ ہو۔ اُن کا حساب کبھی نامکمل رہے گا۔ اور وہ بقایادار ان میں شمار ہوں گے۔ علاوہ اس کے صیغہ ہذا کا بھی بہت سا وقت نمبروں کی تلاش میں ضائع ہو جاتا ہے۔ اُمید ہے۔ کہ موصی صاحبان عموماً اور عہدیداران جماعت خصوصاً اس کا خیال رکھیں گے۔ اگر کسی صاحبان کے پاس موصی صاحبان عموماً اور عہدیداران جماعت خصوصاً اس کا خیال رکھیں گے۔ اگر کسی کے پاس موصی صاحبان کے نمبر موجود نہ ہو۔ تو وہ ہم سے سابقہ سکونت اور ولدیت لکھ کر دریافت کر سکتا ہے۔

(۲) جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے۔ اور گذشتہ فسادات گڑبڑ کی وجہ سے موصی صاحبان کو دو سال کا حساب نہیں بھیجا جا سکا۔ ہم کوشش کر رہے ہیں۔ کہ جلد سے جلد ۴۹-۴۸ء تک حساب مکمل ہو جائے۔ موصی صاحبان کو چاہیئے۔ کہ اپنے تین سال کا حساب مکمل کرنے کے لئے تین سال کی رقموں کے کوپن نمبر اور تاریخ ہائے داخل خزانہ نوٹ کر کے لائیں۔ اور اگر عہدیداران صاحبان خود ساری جماعت کے موصیوں کے متعلق اگر ان کی رقوم کے متعلقہ کوپن نمبر اور تاریخیں درج کر کے لائیں۔ تو زیادہ آسانی ہو سکتی ہے۔ اُمید ہے کہ عہدیداران اور اُن موصی صاحبان اس کی طرف خاص توجہ رکھیں گے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار نئے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا۔
۱۵ اور ۱۶ اپریل کی درمیانی رات کو مجلس مشاورت کا اجلاس ہوگا۔ انشاء اللہ
(نظارت دعوۃ و تبلیغ)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ میں دوکانیں کھولنے والے احباب

امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو دوست ربوہ میں دوکانیں کھولنی چاہیں۔ وہ اپنی درخواستیں بہت جلد پیش کر دیں۔ تا بروقت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری حاصل کی جا سکے۔ اور ان کو جلسہ سالانہ کی تقریب سے پہلے تیاری کا مناسب وقت مل جائے۔ (سیکرٹری تعمیر کمیٹی)

درخواست دُعا

چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد سنٹرل جیل حیدرآباد سندھ تمام احباب جماعت کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کرتے رہے ہیں۔ اور اپنی اور اپنے دوسرے دس ماخوذین مقدمہ کی باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ جن کی اپیل کی سماعت مارچ کے آخری ہفتے میں ہو رہی ہے۔ احباب اُن کی باعزت بریت کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ (خاکسار، صلاح الدین احمد خاں خلف ابوالہاشم خان صاحب)

پتہ مطلوب ہے

۱۔ محمد اسمٰعیل صاحب اتر پوری ولد چوہدری اللہ بخش صاحب (۲) عبد الرشید صاحب ولد فیض محمد صاحب ساکن ذیرہ۔ (۳) غلام محمد صاحب ولد میر گل صاحب (۴) عبد اللہ ولد علی شیر صاحب ذیرہ۔ (۵) صلاح الدین پسر حاجی کریم بخش صاحب مرحوم (۶) مولوی عبد المجید صاحب ولد فیض محمد صاحب (ذیرہ) اپنے موجودہ پتہ سے نظارت ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرما دیں۔ (نظارت بیت المال)

۲۔ مندرجہ ذیل احباب اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دے کر مشکور فرما دیں۔ یا کسی اور دوست کو ان کا علم ہو۔ تو وہ ان کے پتہ سے مطلع فرمائیں۔
۱۔ شیر محمد صاحب ڈیرہ بابا نانک (۲) مرزا عطاء اللہ صاحب ولد مرزا نصر اللہ صاحب اوورسیر دار الفضل
(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

گمشدہ کی تلاش

ایک لڑکا مختار احمد ولد جمال الدین چک ۱۸ بہوڑو ضلع شیخوپورہ عمر قریباً ۱۴ سال رنگ گورا قد ۵ فٹ لمبا اور دبلا ہے۔ اس کا پچھلا گاؤں الحوال احمدیہ ضلع گورداسپور ہے۔ مورخہ ۴۹-۳-۴ سے کہیں چلا گیا ہے۔ اگر کسی بھائی کو اس کا علم ہو۔ یا کسی دوست سے ملے تو براہ مہربانی مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیجا دے۔ (خواجہ کمال الدین ولد روشن دین قوم جٹ سکنہ بہوڑو چک نمبر ۱۸ ڈاکخانہ خاص تحصیل ضلع شیخوپورہ)

کمیونزم انفرادی آزادی کے اصول کی نفی کرتا ہے

اسے تعلیمی اداروں سے دور رکھنا نہایت ضروری ہے

لندن ۱۵ مارچ:۔ رسین سے خطاب کرتے ہوئے وزارت تعلیم کے پارلیمنٹری سیکرٹری مسٹر ڈی آر ہارڈین نے کہا۔ ہمیں برطانیہ کے مدارس یا اساتذہ میں کمیونزم کے نفوذ کو ناممکن بنا دینا چاہیئے۔ آپ نے ماسکو میں چھپی ہوئی ایک کتاب "بچوں میں کمیونسٹ اخلاقیات کی نشوونما" کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس میں والدین کو بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں مشورے دیئے گئے ہیں۔ کتاب میں لکھا ہے۔ "ایک سوشلسٹ اور بعد میں کمیونسٹ سماج کی کامیاب تکمیل کے لئے ضروری ہے۔ کہ بیرونی خیالات کے اثر کو دور کرنے اور بورژوا اخلاقیات کی بچی کھچی اقدار کو ختم کرنے کی غرض سے ہمیں دینی جدوجہد تیز کرنی چاہیئے۔ آنے والی نسل صرف اسی صورت میں اپنا کام کر سکتی ہے کہ مدرسے اور گھر دونوں مقامات پر ان کی تعلیم و تربیت میں کمیونسٹ جذبے سے کام لیا جائے۔"

مسٹر ہارڈین نے پوچھا "کیا برطانیہ میں ایک بھی ایسا مدرس موجود ہے۔ جو تعلیم کا مقصد یہی سمجھتا ہو؟ کیا ایسا اصول ہمارے انفرادی آزادی کے اصول کی مکمل نفی نہیں کرتا۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ ہر شخص جہاں چاہے علم تلاش کرے حقائق کو بلاتعصب تسلیم کرے۔ سکولوں میں بچوں کو ایسے دماغی سروسامان سے مہیا کر دیا جائے۔ کہ وہ اپنی رائے کا تعین کر سکیں۔ اور تعصب اور پروپیگنڈا کا شکار نہ ہوں؟

اساتذہ کے وقار کو ختم کرنے کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی اصول مہلک نہیں ہو سکتا۔ کہ ہمارے مدرس گوارا کر لیں گے۔ کہ وہ ایک ایسے "مذہب" کے ترجمان بن جائیں۔ جس پر وہ نکتہ چینی نہیں کر سکتے؟ کیا وہ کسی ایسے سیاسی یا معاشی اصول کی تعلیم دے سکتے ہیں۔ جس کا وہ مضحکہ نہ اڑا سکیں؟ کیا وہ کوئی ایسا سرکاری حکم تسلیم کر سکتے ہیں۔ جس پر تنقید کا انہیں حق حاصل نہ ہو؟ اس سے تو زندگی ایک مسلسل گناہ بن جائے گی۔ اور نتیجے میں روحانی اور اخلاقیاتی بربادی کے سوا اور کچھ نہ ملے گا۔ انسانی سپرٹ کبھی کسی حاکمانہ اصول کے تابع نہیں ہوئی۔ انسانی تاریخ کے اس مرحلے پر ماسکو کے مارکسی ماہرین تعلیم ناکام رہیں گے۔ ہمیں اس امر پر کڑی نگرانی رکھنی ہے۔ کہ ہمارے سکولوں یا مدرسوں میں اس حاکمانہ اصولوں کو آنے کی اجازت نہ ملے (ب۔ و۔ س)

یوگنڈا میں روئی کی فصل

لندن ۱۵ مارچ:۔ لندن میں موصول شدہ مشرقی افریقہ کے اقتصادی اعداد و شمار کے بلیٹین کے مطابق مشرقی افریقہ کی فصلوں میں سب سے زیادہ قیمتی فصلوں میں یوگنڈا کی روئی کی فصل ہے۔ اگرچہ وہاں فی ایکڑ پیداوار کی اوسط دوسرے ترقی یافتہ ملکوں سے کم ہے لیکن اس وقت ایک ایکڑ سے یوگنڈا میں ۲۰۰ پونڈ تک روئی پیدا ہو جاتی ہے۔ (استار)

لندن کے مال گوداموں میں چینی چائے

لندن ۱۵ مارچ:۔ اس وقت لندن کے مال خانوں میں ۲۰ لاکھ پونڈ چینی چائے بغیر فروخت کے پڑی ہے۔ اسلئے برطانوی وزیر خوراک سے یہ درخواست کیجائیگی۔ کہ اسے فروخت کر ڈالا جائے۔ تاکہ ۱۲ اونس روزانہ کے راشن میں اضافہ کیا جا سکے۔ (استار)

ہندوستان میں تین ہزار سوشلسٹوں کی گرفتاری

پٹنہ ۱۵ مارچ:۔ یہاں جو سوشلسٹ کانفرنس حال ہی ختم ہوئی ہے۔ اس کے دوران جو اعداد و شمار بتلائے گئے تھے۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مارچ ۱۹۴۸ء اور مارچ ۱۹۴۹ء کے درمیان ہڑتالوں اور کسانوں کی تحریکوں کے سلسلے میں ۳ ہزار افراد گرفتار کئے گئے۔ ان میں ۱۲۰۰ کسان ۹۰۰ صنعتی کارکن اور مزدور اور تقریباً ۹ سوشلسٹ پارٹی کے ممبر شامل ہیں۔ سب سے زیادہ گرفتاریاں بہار میں ہوئی ہیں جنمیں ۳۰۰ سوشلسٹ شامل ہیں بمبئی میں ۷۰ ممبر گرفتار ہوئے ہندوستان میں سوشلسٹ پارٹی کے ۲۵ ممبر جیلخانوں میں ہیں۔ ان میں سے سب سے زیادہ (۲۰) بہار میں ہیں۔ (استار)

عرب فلسطین کو شرق الاردن میں شامل کرنے کی حمایت!

لندن ۱۵ / مارچ :- پارلیمنٹ کے ممبر بریگیڈیئر فٹزرائے میکلین نے ہفتہ وار جریدہ "الوزی باڈینیر دیکلی" میں ایک مقالہ سپرد قلم کیا ہے۔ جس میں انہوں نے وکالت کی ہے کہ عرب فلسطین کو شرق اردن میں شامل کر دیا جائے۔ کیونکہ ان علاقوں کے مستقبل کے مسئلہ کا یہی حل ہے۔ اور اسی کی بنا پر تحفظ کی کچھ امید کی جا سکتی ہے۔

اس کے علاوہ دوسرا چارہ کار کی حیثیت سے یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ عرب فلسطین کو خود مختار حکومت کی حیثیت سے "غزہ کی حکومت" کے ماتحت کر دیا جائے۔ بریگیڈیئر میکلین لکھتے ہیں۔ کہ "اس قسم کی حکومت کے قیام سے بڑھ کر مشرق وسطیٰ کے امن کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا۔ بریگیڈیئر میکلین رقمطراز ہے کہ ایسی حکومت قائم نہیں رہ سکتی۔ اور نہ ہی اپنی سرحدوں کی حفاظت کر سکتی ہے۔ اور اس حکومت کی وجہ سے انتہا پسند صیہونیوں کی براہ راست ہمت افزائی ہو گی۔ برطانیہ کے زبردست اتحادی کی حیثیت سے شاہ عبداللہ کی تعریف کرتے ہوئے بریگیڈیئر میکلین رقمطراز ہے۔ کہ اس وقت جب کہ ایشیا میں روس کی بڑھتی ہوئی طاقت کی وجہ سے ہر جگہ برطانوی مفادات خطرہ میں پڑ رہے ہیں۔ یہ خیال بہت قابل قدر ہے۔ کہ ایسی اہم جگہ پر ہمارا ایک مضبوط دوست موجود ہے"۔ (استار)

ایشیا میں "تیسری طاقت"

لندن ۱۵ / مارچ :- اخبار "اکانومسٹ" نے ایک مقالہ میں ان نظریات میں نمایاں تبدیلی کا ذکر کیا ہے۔ جو بیرونی دنیا ہندوستان اور پنڈت نہرو کی حکومت کے متعلق رکھتی ہے۔ جریدہ مذکور رقمطراز ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ ماسکو نے حال ہی میں ایشیا میں ایک تیسری طاقت پیدا کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کی طاقت اور مضبوطی کمیونسٹوں کی چین اور برما میں حاصل کردہ کامیابیوں کو بے کار بنا دے گی۔

کمیونسٹوں کے خلاف اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے جریدہ مذکور مزید رقمطراز ہے۔ کہ "اس مسئلہ کے متعلق کانگرسی لیڈروں نے جو دلیرانہ رویہ اختیار کیا اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ کمیونسٹ خطرہ کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ اور انہوں نے یہ عزم کر رکھا ہے۔ کہ وہ موقعہ کی نزاکت سے کمیونسٹوں کو فائدہ نہ اٹھانے دیں گے۔ (استار)

عساکر یرموک

بغداد ۱۵ / مارچ :- طلحہ الہاشمی پاشا نے بیان کیا۔ کہ عساکر حریت کی تنظیم پر نظر ثانی کے بعد اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اب اس فوج کا نام "عساکر یرموک" رکھ دیا گیا ہے اور دوسری عرب فوجوں کی طرح سے اہم کام اس کے سپرد کر دیئے گئے ہیں۔ فوزی القاقجی کے ریٹائر ہو جانے کے بعد اب اس فوج کی کمان ایک شامی افسر کے ہاتھ میں ہے۔ (استار)

ہند چینی کے اختلافی مسائل سے ڈیگال پارٹی فائدہ اٹھا رہی ہے

پیرس ۱۵ / مارچ :- فرانسیسی سیاسی حلقوں میں ہند چینی کے متعلق پالیسی کے اختلافات سے فائدہ اٹھا کر جنرل ڈیگال کی پارٹی فرانسیسی حکومت کو ختم کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ فرانس کی قومی پارلیمان کا اجلاس منگل کے دن حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد پر بحث کرنے کے لئے ہو رہا ہے۔ یہ تحریک ڈیگال کے ایک زبردست حامی پیش کر رہے ہیں۔ یہ چوتھی جمہوریت کی تاریخ میں حکومت کے خلاف پہلی تحریک عدم اعتماد ہو گی۔ اس طرح خود اس بحث کو تاریخی حیثیت حاصل ہو جائے گی۔

فرانسیسی وزیر اعظم ہنری کوئیلی اس معاملہ میں مطمئن ہیں۔ کیونکہ ان کی حکومت کے خاتمہ کے لئے اکثریت کا حصول نہیں ہو سکے گا۔ لیکن حکومت کو ہند چینی پر مباحثہ کی طوالت پسند نہیں ہے۔ نوآبادیاتی جنگ جو ستمبر ۱۹۴۵ء سے ہو رہی ہے۔ فرانس کو بڑی مہنگی پڑی ہے۔ فرانس کو اپنے چودہ ہزار سپاہیوں سے ہاتھ دھونا پڑا اور فرانس میں اس پر کسی قسم کے جوش و خروش کا اظہار نہیں کیا گیا۔

وزیر اعظم کوئیلی نے بیان دیا ہے۔ کہ فرانسیسی حکومت نے باؤ ڈائی کو اس امر کی پوری اجازت دی ہے۔ کہ وہ ویٹ نام کے ان تمام عناصر سے رابطہ قائم کریں جو دہشت زدگی کے مقابلے میں جمہوریت کو پسند کرتے ہوں۔ اور یونین کے ساتھ رہنا چاہتے ہوں۔ اگر سوشلسٹ وزیروں نے اس پالیسی کو منظور کر دیا تو عام سوشلسٹوں میں بے چینی پھیل جائے گی۔ ڈیگال کے حامی اس بے چینی کو ہوا دینا چاہتے ہیں۔ اور اس سے فائدہ اٹھانے کے خواہاں ہیں۔ اس کا سبب یہ نہیں ہے، کہ وہ کمیونسٹوں سے اتفاق رکھتے ہیں۔ یا ان کے پاس کوئی دوسرا حل موجود ہے۔ بلکہ اس کی وجہ کوئیلی کی حکومت کو ہر قیمت پر گرانے کی خواہش ہے (استار)

عمان کی کابینہ کے رئیس کا عزم برطانیہ

عمان ۱۵ / مارچ :- شاہی کابینہ کے رئیس عبدالرحمٰن بے خلیفہ برطانوی کونسل کے مہمان کی حیثیت سے ایک ماہ قیام کرنے کے لئے دمشق کے راستے برطانیہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ (استار)

عرب دفاتر کے رؤسا کی شاہ عبداللہ سے ملاقات

عمان ۱۵ / مارچ :- شاہ عبداللہ کے موسم سرما کے محل شینہ میں شاہ عبداللہ نے عرب دفاتر کے ڈائرکٹر جنرل موسیٰ العلامی بے اور ایڈورڈ عطیہ کو شرف باریابی بخشا:- (استار)

کمیونزم سے لڑنے کے لئے شامی پولیس

دمشق ۱۵ / مارچ :- یہاں کمیونزم کے خلاف جنگ کرنے کے لئے ایک خاص پولیس قائم کی جا رہی ہے۔ (استار)

روسی سفارتخانوں سے اخراج

لندن ۱۵ / مارچ :- توقع ہے کہ روس اور آلہ کار حکومتوں کے جو نمائندے اسکینڈی نیویا اور مارشل پلان کے تحت امداد پانے والے ملکوں میں مقرر ہیں۔ اور پارٹی کی پالیسی سے ۱۰۰ فی صدی اتفاق نہیں رکھتے ہیں۔ ان کا جلد ہی اخراج کر دیا جائے گا۔ خیال ہے کہ یہ اخراج اسٹاف کے ہر قسم کے ممبروں میں کیا جائے گا۔ اس کا سبب یہ خطرہ ہے۔ کہ کہیں اس قسم کا اسٹاف فرار ہو کر مغربی ملکوں میں نہ پہنچ جائے۔ (استار)

لبنان اور ایران میں معاہدہ

بیروت ۱۵ / مارچ :- ایران میں لبنان کے وزیر مختار سلیم حیدر نے کہا۔ کہ لبنان اور ایران کے درمیان جلد ہی ایک معاہدہ پر دستخط ہو جائیں گے۔ (استار)

سڑک کو بے احتیاطی سے عبور کرنے کی سزا

لندن ۱۵ / مارچ :- ایک ساٹھ سالہ برطانوی عورت سڑک کو بہت بے احتیاطی سے عبور کر رہی تھی۔ کہ سامنے سے بس آ گئی۔ بس نے اسے بچانے کی کوشش میں ایک اور پیدل چلنے والی عورت کو اپنی زد میں لے لیا۔ جس کی وجہ سے وہ بیہوش ہو کر زمین پر گر گئی۔ عدالت نے پہلی عورت پر ۷۰ روپیہ جرمانہ کیا ہے۔ جو دوسری عورت کو دیا جائے گا۔ (استار)

جنیوا میں فلک بوس عمارتیں

لندن ۱۵ / مارچ :- اقوام متحدہ جنیوا میں ۱۵ منزل کی ایک فلک بوس عمارت تعمیر کرانے کا انتظام کر رہی ہے۔ اس میں اقوام متحدہ کی مختلف انجمنوں کے دفاتر قائم کئے جائیں گے۔ اور یہ جنیوا میں سب سے بلند عمارت ہو گی۔ کچھ عرصہ سے اقوام متحدہ کے واسطے عالمی انجمن صحت کو دفتر کے لئے جگہ دینے کا سوال دردِ سر بنا ہوا ہے۔ (استار)

لندن میں ایک مدعیٔ مسیحیت

لندن ۱۵ مارچ۔ لندن میں اپنے امن کے اصولوں کی تبلیغ کرنے کے لئے ایک شخص نے مسیحیت کا دعوےٰ کیا ہے۔ وہ لمبے بالوں اور گھنی ڈاڑھی والا ایک امریکی باشندہ ہے جو اپنے آپ کو کرشن وینتا کہتا ہے اس کا دعوےٰ ہے کہ امریکہ میں اس کے اسی ہزار پیرو ہیں اور دوسرے علاقوں میں اسکے ۲۰ لاکھ حامی ہیں۔

وہ لندن کے ایک ہوٹل میں اپنی بیوی کے ساتھ مقیم ہے۔ وہ ننگے پاؤں رہتا ہے اور گہرے نیلے رنگ کا جبّا پہنتا ہے۔ اس کا دعوےٰ ہے کہ وہ ۱۹ سو سال قبل زندہ تھا۔ وہ لاس انجیلیز سے بذریعہ ہوائی جہاز لندن پہنچا ہے۔ اس کا پیغام یہ ہے کہ اپنے ساتھیوں سے محبت کرو۔

اخباری نمائندوں کو یہ بتاتے ہوئے کہ وہ پہلی صدی عیسوی میں لندن آیا تھا۔ کرشنا وینتا نے کہا کہ اگرچہ جگہ تبدیل ہو گئی ہے۔ لیکن باشندے ویسے ہی ہیں۔ (اسٹار)

جرمن فوجیوں کو بھرتی کر کے یونان بھیجا جا رہا ہے

یونانی چھاپہ ماروں کو روس کی امداد

برلن ۱۵ مارچ۔ روسی علاقہ کی جرمن پولیس فورس میں سے ۵ ہزار "رضا کار" فوجیوں کی ایک پوری برگیڈ بھرتی کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس برگیڈ کو یونان میں کمیونسٹ چھاپہ ماروں کو تربیت دینے کے لئے روانہ کیا جائے گا۔ آج یہ خبر اس اطلاع کے بعد موصول ہوئی ہے کہ چار جرمن بکتر بند کمپنیاں حال ہی میں یونانی محاذ پر روانہ کی گئی ہیں۔ انہیں مشرقی علاقہ میں پولیس کے اسکولوں میں تربیت دی گئی ہے۔

روس کے زیر اثر جرمنی کی وزارت داخلہ نے بھرتی کرنے کی زبردست جدوجہد شروع کر رکھی ہے۔ اور چند ہی ہفتوں کے اندر ۵ ہزار فوجیوں کی ضرورت ہے۔

برلن میں روس کے فوجی حکام نے گذشتہ ہفتہ اعلان کیا تھا کہ عوامی پولیس کو جس کی تعداد کا اندازہ ۳۰ اور ۴۰ ہزار کے درمیان ہے۔ جرمنی میں سرخ فوج کی فوجی سرگرمیوں میں حصہ لینا پڑے گا۔ انہیں دستی بم اور بکتر بند گاڑیاں استعمال کرنے کی تربیت دی جائے گی۔ اخبار "ڈیلی میل" کا نامہ نگار مقیم برلن رقمطراز ہے کہ بھرتی کرنے کی نئی جدوجہد کا مقصد پولیس فورس کی طاقت اتنی بڑھا لینا ہے کہ ایک پوری برگیڈ یونان روانہ کی جا سکے (اسٹار)

چیانگ کی اقامت گاہ میں تبدیلی

نانکنگ ۱۵ مارچ۔ نانکنگ میں موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ جنرلسمو چیانگ کائی شیک نے صوبہ چیکیانگ میں اپنی اقامت گاہ کو چھوڑ دیا ہے اور وہ فارموسا کے بالمقابل خلیج اماۓ کے جزیرہ کلانگسو میں چلے گئے ہیں۔ پہلے اطلاع موصول ہوئی تھی۔ کہ انہوں نے وہاں قوم پرستوں کا مقامتی ہیڈ کوارٹر قائم کرنے کی تجویز کی تھی۔

توقع ہے کہ ایک یا دو دن میں چین کے نئے وزیر اعظم جنرل ہوینگ چن شنگھائی سے نانکنگ پہنچ جائیں گے۔ وہ چین کی نئی کابینہ "امن" بنانے آ رہے ہیں۔ اسٹار

سوروں کو زہر دینے پر سزائے موت

بلگریڈ ۱۵ مارچ۔ یوگوسلاوی حکام نے ۷ آدمیوں پر ایک خفیہ تحریک کا رکن ہونے کا الزام لگایا ہے اور انہیں ۶۰۰ سوروں کو زہر دینے کی کوشش کرنے کے جرم میں موت کی سزا دی ہے۔

یہ لوگ سلووینیا کے ایک سرکاری کھیت میں ملازم تھے اور پولیس کے بیان کے مطابق انہوں نے حکومت کے خلاف مسلح کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ پولیس کا بیان ہے کہ انہوں نے گذشتہ دسمبر میں سوروں کے پانی میں زہر ملا دیا تھا۔ اور اس سازش کا انکشاف ہونے سے پہلے ۲۰ سور ہلاک ہو گئے تھے۔

ان میں سے ایک کو پھانسی دی جائے گی۔ اور باقی کو گولی مار کر ہلاک کیا جائے گا (اسٹار)

ولندیزیوں کو اپنی ناکامی کا اعتراف کر لینا چاہیئے

انڈونیشیا کی صورت حال پر مانچسٹر گارڈین کا تبصرہ

لندن ۱۵ مارچ۔ مانچسٹر گارڈین نے انڈونیشیا میں ولندیزی رویہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ولندیزیوں کو ان کی خواہش کے عین مطابق اسباب کا موقع دیا گیا تھا۔ کہ وہ اپنی ذمے واری پر معاملات کو سلجھانے کی کوشش کریں لیکن انہوں نے جان بوجھ کر اس سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ اور اگر بالفرض محال انہوں نے اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی بھی تو وہ یقیناً اس میں ناکام رہے۔ چنانچہ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ وہ اپنی ناکامی کو تسلیم کر لیں اور مجلس تحفظ میں کینیڈا کی طرف سے پیش ہونے والی تجاویز کو منظور کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

اخبار مذکور مزید رقمطراز ہے کہ ولندیزیوں کے "پولیس ایکشن" کا ایک نتیجہ یہ نکلا ہے کہ جمہوریت پسندوں کو بھی اپنی چھاپہ مار سرگرمیاں تیز کرنے کا موقعہ مل گیا۔ (اسٹار)

کسی برطانوی افسر کو برما چھوڑنے پر مجبور نہیں کیا گیا

لندن ۱۵ مارچ۔ اخبار "ڈیلی ایکسپریس" کی ایک اطلاع میں بیان کیا گیا تھا کہ برما میں برطانوی فوجی مشاورتی مشن کے ۲۰ برطانوی افسروں اور ۷ غیر کمیشن یافتہ افسروں کو تھاکن نو کی حکومت نے برما چھوڑ دینے کا حکم دیا تھا۔ وزارت خارجہ نے اس اعلان کو غلط بتایا ہے۔

وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے مزید کہا کہ "ایک معمولی سی سادہ صورت حال کو بہت مبالغہ آمیزی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مانڈلے کے واقعات کی وجہ سے برطانوی مشن میں کمی کر دی گئی ہے۔ لیکن مشن اب بھی برما میں ہے۔ جن لوگوں کو الگ کیا گیا ہے انہیں عارضی طور پر ملایا منتقل کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

روس کی خارجی پالیسی میں تبدیلی کی ضرورت

قاہرہ ۱۵ مارچ۔ روس کی وزارتی تبدیلیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے مصر کے سیاسی حلقے بیان کرتے ہیں کہ چونکہ دنیا امن کا یقین کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے اب وقت آ گیا ہے کہ روس کی خارجی پالیسی میں تبدیلی واقع ہو۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ مغربی طاقتوں کی پالیسی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہو گی۔ اور یہ کہ روس کا رویہ وزارتی تبدیلیوں کے بعد جلد ہی ظاہر ہو جائے گا (اسٹار)

عرب پناہ گزینوں کی امداد کرنے پر بلجیم کی ستائش

قاہرہ ۱۵ مارچ۔ مصری وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے عرب پناہ گزینوں کی امداد کرنے کے سلسلہ میں بلجیم کے پادریوں اور عوام کی امداد کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ حکومت مصر بلجیم کے اسقف [illegible] کے عزم قاہرہ کا خیر مقدم کرتی ہے۔ وہ اس وقت بلجیم کے پناہ گزینوں [illegible] مشن کے ساتھ لذ ریبقہ میں ہیں۔

ترجمان مذکور نے حیفہ کے اسقف جارج حکیم کو بھی خراج تحسین پیش کیا۔ جنہوں نے بلجیم اور دوسرے عرب ملکوں کا دورہ کیا تھا اور پناہ گزینوں کی امداد کے لئے اپیل کی تھی۔ (اسٹار)

کمنفارم اپنے مقاصد کے لئے ہمیں آلۂ کار بنا رہا ہے

یونانی کمیونسٹوں کی روس سے بیزاری

ایتھنز ۱۵ مارچ۔ کچھ یونانی کمیونسٹوں نے حفاظت عامہ کے یونانی وزیر مسٹر انڈ ینز کو مطلع کیا ہے کہ انہیں یقین ہے کہ کمنفارم انہیں آلۂ کار کی حیثیت سے استعمال کر رہا ہے۔ اپنے آپ کو "فریب خوردہ اور قربان شدہ" بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یونانی حکومت کے خلاف جنگ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ انہیں سلونیکا مل جائے (اسٹار)

عرب دیہات پر یہودیوں کا حملہ

عمان ۱۵ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ ہفتہ کے روز یہودیوں نے برج اور امیش سقفت کے دیہات پر عبران کے علاقہ میں حملہ کیا اور عرب جنگجوؤں کے ساتھ کئی گھنٹہ تک گولیاں چلتی رہیں۔ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ یہودی ان قصبوں میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور جنگ ابھی تک جاری ہے۔ (اسٹار)

پولینڈ اور چیکوسلاویکیا کیلئے مشترکہ قانون

لندن ۱۵ مارچ۔ چیکوسلاویکیا اور پولینڈ کے ماہروں پر مشتمل ایک قانونی مشن دونوں ملکوں کے لئے ایک مشترکہ قانون تیار کر رہا ہے۔ پراگ میں اعلان کیا گیا ہے کہ یہ قانون شادی بیاہ اور شہری حقوق کے متعلق ہو گا (اسٹار)۔

چین کیلئے ½ ۱۔ ارب ڈالر

منظور کئے جائیں

واشنگٹن ۱۵ مارچ امریکی سینیٹ کے پچاس ممبروں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ نیشنلسٹ چین کے لئے ½ ۱ ارب ڈالر کی فوجی اور معاشی امداد مہیا کی جائے اور معاہدہ اوقیانوس سے پہلے ہی اس معاملہ کا تصفیہ کر لیا جائے۔

لاہور سے کراچی جانیوالی ٹرینیں

خصوصی مسلح پولیس تعینات کر دی گئی

لاہور ۱۵ مارچ معلوم ہوا ہے۔ لاہور سے کراچی جانے آنے والی ٹرینوں میں مسلح پولیس کے خصوصی دستے تعینات کر دیئے گئے ہیں۔ یہ کارروائی حفاظتی اقدام کے طور پر کی گئی ہے۔ [illegible] رہے کہ کل کراچی سے لاہور آنے والی ایک ٹرین میں ایک اینگلو انڈین نرس کے قتل کا افسوسناک واقعہ ہو گیا تھا۔